توقیتِ علی گڑھ (حیاتِ سرسید کے تناظر میں)

ڈاکٹر سہیل عباس بلوچ*

Abstract:
This Article Indicates all the main events in Sir Syed Ahmad Khan's life. Syed Ahmad Khan was not a man of letter only but he was an institution in him. So if we study his life, in the mean time we study one history. This article helps us to under stand our political, cultural and literary history.

علی گڑھ تحریک دراصل سرسید احمد خاں کا دوسرا نام ہے۔ اردو کی تشکیل و ترقی میں جن شخصیات نے اداروں کی طرح کام کیا، ان میں سرسید بھی شامل تھے۔ انیسویں صدی میں جب انگریزوں کے قدم ہندوستان میں مضبوط ہوئے تو ان کے طرزِ عمل میں بھی نمایاں تبدیلی آئی، اب ہندوستان میں ان کا مقصد دولت کے حصول کے ساتھ ساتھ یہاں حکومت کرنا بھی تھا۔ اس کے نظم ونسق سنبھالنے میں انھیں جن چیزوں کی ضرورت تھی اس میں اہلِ ہند کی تعلیم بھی ایک ضروری عنصر تھا۔ سرسید کی کوشش تھی کہ پوری قوم جس میں تمام مذاہب کے ہندوستانی لوگ ہوں اس دھارے میں شامل ہو جائیں جو وقت کی اہم ضرورت تھا۔ اس سلسلہ میں علی گڑھ تحریک کے مختصر تعارف کو توقیت کے انداز میں پیش کیا جاتا ہے، جو صرف حیاتِ سرسید کے تناظر میں ہے۔

۱۸۱۷ء: ولادت سرسید

۱۸۲۲ء: اردو کے پہلے اخبار جام جہاں نما کا اجرا کلکتہ میں ہوا۔

۱۸۳۵ء: اردو کو عدالتی اور سرکاری زبان کی حیثیت حاصل ہوئی، جس سے اردو میں نئی نئی علمی اصطلاحات داخل ہونے لگیں۔ انگریزوں کا اردو کو سرکاری زبان دینے کا مقصد سیاسی تھا۔ اصلمیں فارسی تسلط کو ختم کرنا اور اردو کی آڑ میں انگریزی کے لیے زمین ہموار کرنا تھا۔

۱۸۳۶ء: مولوی محمد حسین آزاد کے والد مولوی محمد باقر نے اردو اخبار کے نام سے ایک پرچہ نکالا۔

۱۸۳۷ء: سرسید کے بڑے بھائی سید محمد خان نے سید الاخبار جاری کیا، جس میں سرسید کے مضامین بھی ہوتے تھے۔

۱۸۴۳ء: دلی کالج ورنیکلر ٹرانسلیشن سوسائٹی کا قیام، جس میں نصاب کی کتابوں کی تیاری کے علاوہ انگریزی

* اسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد

کتابوں کا ترجمہ بھی کرایا گیا۔

۱۸۴۸ء تا ۱۸۵۳ء: دلی سے کم از کم بارہ اخبار شائع ہوتے تھے۔(۱) سراج الاخبار (فارسی) (۲) صادق الاخبار (فارسی) (۳) دہلی اردو اخبار (اردو) (۴) سیدالاخبار (اردو) (۵) مظہرِ حق (اردو) (۶) محبِ ہند (اردو) (۷) فوائدالناظرین (اردو) (۸) تحفۃ الحدائق (اردو) (۹) قران السعدین (اردو) (۱۰) دقیق الاخبار (اردو) (۱۱) نورِ مشرقی (اردو) (۱۲) نورِ مغربی (اردو)۔

ان اخبارات کے خریدار ہندوستانیوں سے زیادہ انگریز تھے، اس لیے ان کی زبان فورٹ ولیم کالج کے ترجموں کی طرح صاف، سادہ، سلیس اور روزمرہ کے مطابق تھی۔

۱۸۴۷ء: دسمبر ۱۸۴۸ء کے آخر میں یا اوائل ۱۸۴۹ء میں غالب کا اردو خط جواہر سنگھ جوہر کے نام، جس میں لنگی کی فرمائش تھی۔ ۲۰ اگست ۱۸۴۹ء غالب کا خط مرزا ہرگوپال تفتہ کے نام۔ مالک رام کا خیال ہے کہ تفتہ کے نام غالب کا خط ۱۸۴۷ء میں لکھا گیا تھا۔ (خطوط غالب۔ جلد اول۔ مرتبہ خلیق انجم۔ ص ۱۲۳)

دسمبر ۱۸۴۹ء: ماسٹر رام چندر کے محبِ ہند (جلد نمبر ۲۹، بابت دسمبر ۱۸۴۹ء و جنوری ۱۸۵۰ء) میں مکتوب نگاری کے فن پر ایک چھوٹا سا نوٹ شائع ہوا، جس میں جدید اصول بیان کیے گئے تھے۔ پنڈت برجموہن کیفی کا خیال تھا کہ غالب نے اس سے ضرور اثر لیا ہوگا۔

۱۸۵۹ء: مرادآباد میں ایک فارسی مدرسہ کھول کر عملی میدان میں قدم رکھا۔

۱۸۶۰ء: لائل آف محمڈنز آف انڈیا کے نام سے مضامین کا سلسلہ شروع کیا۔

۱۸۶۲ء: سرسید نے ۱۸۶۲ء میں ایک تحریر بعنوان ''التماس بہ خدمت ساکنان ہندوستان در باب ترقی تعلیم اہل ہند'' شائع کی، جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ہندوستان میں علم کے پھیلانے اور ترقی دینے کے لیے ایک مجلس مقرر کرنی چاہیے جو ایسے قدیم مصنفوں کی عمدہ کتابیں اور انگریزی کی مفید کتابیں اردو میں ترجمہ کر کے چھاپے۔ یہ تحریر سائنٹفک سوسائٹی کی اصل بنیاد تھی۔

۹/ جنوری ۱۸۶۲ء: سرسید نے غازی پور میں جہاں وہ صدرالصدور تھے، اپنے مکان پر سائنٹفک سوسائٹی کے قائم کرنے اور اس کے اغراض و مقاصد بیان کرنے کی غرض سے ایک جلسہ کیا، جس میں بہت سے یورپین اور دیسی اصحاب جمع تھے، جن میں خاص طور پر سرسید کے دوست لفٹیننٹ کرنل گراہم (غازی پور کے سپرنٹنڈنٹ پولیس) بھی شریک تھے۔

۱۸۶۲ء: ابتدائی ممبران (۱۲۹) تھے، جن ہندو مسلمان اور انگریز سب شریک تھے۔

۱۸۶۲ء: سرسید غازی پور سے تبدیل ہو کر علی گڑھ آ گئے۔ مسٹر ولیم جنکس بریملی جو اس زمانے میں علی گڑھ کے جج تھے، سوسائٹی کے پریسیڈنٹ قرار پائے۔ ایک مستقل مکان بننے کی تجویز ہوئی اور سرسید کی نگرانی میں عمارت کی تعمیر شروع کر دی گئی۔ مکان کی تعمیر اور آرائش اور کتب و آلات وغیرہ پر تقریباً تیس ہزار روپے لاگت آئی۔

۲/نومبر ۱۸۶۲ء: لفٹینٹ گورنر شمال مغرب (اے۔ ڈریمنڈ) نے اس کا سنگ بنیاد رکھا۔

۲۰/مارچ ۱۸۶۶ء: عمارت کی تکمیل پر مسٹر ولیمس کمشنر قسمت میرٹھ نے افتتاح کیا۔ ڈیوک آف آرگائل وزیر ہند اس کے پیٹرن (سرپرست) اور اے۔ ڈریمنڈ لفٹینٹ گورنر شمال مغرب وائس پیٹرن قرار پائے۔ اولین سیکریٹری لفٹینٹ گریہم، اس کے بعد سرسید ہوئے۔

۲۰/مارچ ۱۸۶۶ء: سائنٹفک اخبار جاری کیا جس کا نام بعد میں علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ ہو گیا۔ یہ اخبار پہلے ہفت روزہ تھا، بعد میں ہفتے میں دو بار شائع ہونے لگا۔ ایڈیٹر سرسید خود تھے۔ اس کا ایک کالم انگریزی میں اور ایک اردو میں ہوتا تھا۔ بعض مضامین بھی اردو اور انگریزی میں الگ الگ چھاپے جاتے تھے۔ مضامین سوشل، اخلاقی، علمی اور پولیٹیکل ہوتے تھے۔ تراجم میں زیادہ تر ''ماخوذ از پانیر'' تھے۔ ابتدا میں منشی محمد یار خاں ایڈیٹر، منشی چکھن لال انگریزی اخبارات کے مترجم، مولوی فیض الحسن اور بابو گنگا پرشاد مترجم کتب تھے۔ کل عملہ کی ماہانہ تنخواہ پانچ سو روپے تھی۔

۱۸۶۷ء: بنارس میں جدید ہندی تحریک کا آغاز، جس کا مقصد اردو زبان و فارسی رسم الخط کو موقوف کر کے بھاشا زبان کو دیوناگری رسم الخط کو فروغ دینا تھا۔ سرسید کی سائنٹفک سوسائٹی اصل میں ''اردو بچاؤ'' تحریک کی کڑی تھی۔

۱۸۶۷ء: سوسائٹی کا پہلا قانون جو ۱۸۶۲ء میں غازی پور میں بنا تھا، اس میں جزوی ترمیم کی گئی۔ اس میں سوسائٹی کا لقب، مقصد، بناوٹ، کونسل کے کار پرداز، ذمہ دار منتظم، عجائب خانہ اور ایک کتب خانے کا قیام عمل لایا گیا۔ علی گڑھ میں بنائی گئی عمارت کا نام علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ ہو گا۔ لیکچروں کا سلسلہ قائم کیا گیا، ڈاکٹر کلکلی ہر مہینے نہ صرف ایک لیکچر نیچرل سائنس پر دیتے تھے بلکہ عملی آلات سے ناظرین کو تجربہ کر کے بھی دکھاتے تھے۔

۱۵/اگست ۱۸۶۷ء: سرسید عہدۂ جج سمال کاز کورٹ پر ترقی پا کر علی گڑھ سے بنارس چلے گئے تو سوسائٹی کا تمام کاروبار

راجہ جے کشن داس سی۔ایس۔آئی کو جو اس زمانے میں علی گڑھ میں ڈپٹی کلکٹر تھے کے سپرد ہوا۔۱۸۶۷ء میں ہومیوپیتھی کے فروغ کے لیے ایک کمیٹی بنائی۔۲۵ستمبر ۱۸۶۷ء میں بنارس میں ایک شفاخانہ ''ہومیوڈسپنسری اینڈ ہوسپٹل'' کھولا۔

۱۸۶۸ء: بنارس میں جدید ہندی مرکز کا قیام، اس کے سیکرٹری سرودا پرشاد کے نام سرسید کا خط، جس میں اردو کو دیوناگری رسم الخط میں لکھنے کی مخالفت کی گئی۔

۹رمئی ۱۸۶۸ء: سر ولیم میور لفٹیننٹ شمال مغرب نے سوسائٹی کی ایک درخواست پر وعدہ کیا کہ جو کتابیں دیسی زبان میں تصنیف وتالیف یا ترجمہ کی جائیں گی ان میں گورنمنٹ ضرور امداد کرے گی۔

۲۶راگست ۱۸۶۸ء: گورنمنٹ شمال مغرب نے دیسی کتابوں پر انعام دینے کا اعلان کیا۔

اس ضمن میں سوسائٹی نے تقریباً چالیس علمی اور تاریخی کتابیں ترجمہ کرائیں جن میں سے صرف اکتیس کے نام معلوم ہوئے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ تاریخ مصر قدیم مولفہ رولن۔
۲۔ تاریخ یونان مولفہ رولن۔
۳۔ رسالہ علم فلاحت اسکاٹ برلن۔
۴۔ تاریخ چین بہ زبان فارسی قلمی ترجمہ پادری ایکسوس۔
۵۔ تزک جہانگیری قلمی۔
۶۔ رسالہ علم انتظام مدن (پولیٹیکل اکانومی) مولفہ ولیم سینیر۔
۷۔ ایک گفتگو بر عہد لارڈ ڈلہوزی ولارڈ کیننگ مترجمہ لیفٹیننٹ کرنل گریہم بہ زبان اردو۔
۸۔ تاریخ ہند مولفہ الفنسٹن۔
۹۔ رسالۂ علم آلات مولفہ ٹامسن۔
۱۰۔ رسالۂ علم طبیعیات مولفہ ٹامسن۔
۱۱۔ رسالۂ علم آب وہوا مولفہ ٹامسن۔
۱۲۔ رسالۂ برق مولفہ ہیرس۔
۱۳۔ دیباچۂ تاریخ فیروز شاہی۔

۱۴۔ ٹاڈ ہنٹر کی کتاب اقلیدس مترجمہ مولوی ذکاءاللہ۔

۱۵۔ جغرافیہ مولفہ پادری ولکنسن ۔

۱۶۔ سیاست مدن (مل کی پولیٹیکل اکانومی کا انتخاب) مترجمہ پنڈت دھرم نراین رائے بہادر میر منشی اندور۔

۱۷۔ ترجمۂ علم مساحت مولفہ ٹاڈ ہنٹر۔

۱۸۔ ترجمۂ علم مثلث مولفہ ٹاڈ ہنٹر۔

۱۹۔ ترجمۂ الجبرا مبتدیوں کے لیے مولفہ ٹاڈ ہنٹر۔

۲۰۔ ترجمۂ نظریۂ مساوات مولفہ ٹاڈ ہنٹر۔

۲۱۔ کال بریتھ اور ہاٹن کی سائنٹیفک مینول یوکلڈ کا ترجمہ۔

۲۲۔ کال بریتھ اور ہاٹن کی سائنٹیفک الجبرا کا ترجمہ۔

۲۳۔ برناڈ سمتھ کی ارتھمیٹک کا ترجمہ۔

۲۴۔ برناڈ سمتھ کی الجبرا کا ترجمہ۔

۲۵۔ کال بریتھ کی کتاب حساب کا ترجمہ۔

۲۶۔ ٹاڈ ہنٹر کے الجبرا کا ترجمہ (کالجوں اور مدارس کے لیے)۔

۲۷۔ کال بریتھ کی Plain علم مثلث۔

۲۸۔ ٹاڈ ہنٹر کی Plain co-ordiate geometry۔

۲۹۔ ٹاڈ ہنٹر کا (Integral Calculas) تکمیلی احصا۔

۳۰۔ ٹاڈ ہنٹر کا (Differential Calculas) تفریقی احصا۔

۳۱۔ ترجمہ تاریخ ایران مولفہ سرجان میلکم ۔

دہلی کالج اور اس کی ورنیکلر ٹرانسلیشن سوسائٹی کے بعد یہ دوسرا ادارہ تھا جس نے مختلف علوم وفنون کے ترجمے اردو زبان میں شائع کیے۔اس سوسائٹی کے ذریعے سے بعض تعلیمی تحریکیں بھی کی گئیں ۔مثلاً مکاتب کے نصاب تعلیم پر غور کرنے کے لیے ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔

یکم اپریل ۱۸۶۹ء: سرسید کا اپنے دونوں فرزندوں سید حامد اور سید محمود کے ساتھ سفر انگلستان، جہاں ان کا قیام ڈیڑھ سال تک رہا۔

اکتوبر ۱۸۷۰ء: وطن واپس آئے تو ایک کمیٹی بنائی جس کا نام ''خواستگار ترقی تعلیم مسلمانان'' رکھا۔

۲۴ر دسمبر ۱۸۷۰ء: رسالہ تہذیب الاخلاق جاری کیا۔ یہ تین دفعہ جاری ہوا۔ پہلی بار ۲۴ر دسمبر ۱۸۷۰ء میں۔ چھ سال تک باقاعدگی سے جاری رہا، آخری شمارہ ۲۰ر ستمبر ۱۸۷۶ء کو نکلا۔ تین سال تک بند رہنے کے بعد دوبارہ اس کی اشاعت ۲۳ر اپریل ۱۸۷۹ء کو جاری ہوئی اور ۲۸ر جولائی ۱۸۸۰ء کو اس کا آخری شمارہ نکلا۔ پھر بارہ سال تک طویل خاموشی کے بعد ۱۷ر اپریل ۱۸۹۴ء کو تیسری دفعہ مولوی نذیر احمد کے ایجوکیشنل کانفرنس کے لیکچر ۱۸۹۲ء کی وجہ سے ہوا۔ ۲ر فروری ۱۸۹۷ء کو اس سلسلہ کا آخری پرچہ نکلا اور پھر اس کے بعد جاری نہ ہوا۔

اہم مضامین نگار: سرسید احمد خاں، محسن الملک، وقارالملک، مولانا الطاف حسین حالی، مولانا شبلی نعمانی، سید محمود، مولوی چراغ علی، مولوی ذکاءاللہ،

۲۴ر جولائی ۱۸۷۵ء: مدرسۃ العلوم مسلمانان یعنی ایم۔ اے او کالج علی گڑھ کا قیام۔

یکم جون ۱۸۷۵ء: تعلیم کا آغاز۔

۱۸۸۲ء: اردو ہندی لسانی فساد تعلیمی کمیشن سامنے پیش ہوا، انگریزی کو جاری کرانا چونکہ فوری ممکن نہیں تھا، اس لیے صوبائی حکومت نے اردو ہندی دونوں کو یکساں بنیادوں پر سرکاری زبان بنا دیا۔

۱۸۷۶ء: سرسید مدت ملازمت ختم کر کے علی گڑھ آ گئے۔ بورڈنگ ہاؤس کا قیام۔ مسجد کی تعمیر۔

۲۷ر دسمبر ۱۸۷۶ء: آل انڈیا مسلم ایجوکیشن کانفرنس کا قیام، ابتدائی نام محمڈن ایجوکیشنل کانگریس۔ اس علمی پروگرام کے تحت بے شمار علمی و تعلیمی ادارے، مکتب، مدارس، کالج اور یونیورسٹیوں کا قیام عمل میں آیا۔

یکم جنوری ۱۸۷۷ء: کالج کی کلاسوں کا آغاز۔

۸ر جنوری ۱۸۷۷ء: وائسرائے ہند لارڈ لسٹن نے کالج کا سنگ بنیاد نصب کیا۔

۱۸۷۷ء: کالج کا الحاق یونیورسٹی سے ہوگیا۔ بعد میں جب الہ آباد یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا تو پھر اس سے کالج کا الحاق ہوگیا۔

۱۸۸۸ء: یونائٹیڈ پیٹریاٹک ایسوسی ایشن (انجمن محبان وطن) کا قیام۔

۳۰ر دسمبر ۱۸۹۳ء: محمڈن اینگلو اورینٹل ڈیفنس ایسوسی ایشن آف اپر انڈیا کا قیام۔

۱۸۹۸ء: سرسید کی وفات

کتابیات

۱۔ اختر راہی۔ کتاب نامۂ شبلی، لاہور: مسلم اکیڈمی، محمد نگر، علامہ اقبال روڈ، فروری ۱۹۷۱ء، ص ۶۴۔
۲۔ اے۔ایچ۔کوثر، ڈاکٹر۔ اردو کی علمی ترقی میں سرسید اور ان کے رفقاء کار کا حصہ۔ کراچی: لائبریری پروموشن بیورو، ۱۹۸۴ء، ص ۴۸۴
۳۔ حامد حسن قادری۔ داستان تاریخ اردو، کراچی: اردو اکیڈمی سندھ، چوتھا ایڈیشن ۱۹۸۸ء، ص ۹۴۷
۴۔ خلیق انجم مرتب۔ غالب کے خطوط (جلد اول)، کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان، ۱۹۸۹ء، ص ۴۸۲
۵۔ زاہد چوہدری۔ سرسید احمد خان۔ لاہور: ادارہ مطالعہ تاریخ، میاں چیمبرز، ۳ ٹمپل روڈ، ۱۹۹۹ء، ص ۲۸۰
۶۔ سرسید احمد خاں۔ منتخب کتابیات، مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ: مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، ۱۹۷۱ء، ص ۴۸، ۱۷
۷۔ عائزہ قریشی۔ اشاریہ سرسید، ص ۱۴۴

رسائل:

۱۔ سائنٹفک سوسائٹی علی گڑھ۔ بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق۔ مشمولہ سہ ماہی اردو۔ جلد ۶۵، شمارہ ۳، کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان، جولائی تا ستمبر ۱۹۸۹ء
۲۔ افتخار احمد صدیقی، ڈاکٹر۔ ڈپٹی نذیر احمد (کتابیات)، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۷ء، ص ۳۱